بیان نمبر:7

بیا ن: جمعة المبارک

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم،امابعد

آج ہمارے بیان کا موضوع ہے,,**سید ناامام جعفر صادق** رضی اللہ عنہ **کے فضائل**،،

اس مبارک ماہ رجب المرجب کی 15 تاریخ کوسیدنا امام جعفرصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وصال ہے،لہذا آج ہم انکی سیرت کے کچھ اہم پہلوؤں پر گفتگوکرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف

حضرت سیدنا امام جعفرصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارکہ 17 ربیع الاول 83ھ بروز پیر شریف مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔آپکی کنیت ابوعبداللہ اور ابواسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے ہیں (سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا امام علی اوسط المعروف امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو واقعہ کربلا میں بیمار تھے انکے صاحبزادے اور سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں یعنی امام جعفرصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں)لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب آپکے والد ماجد کی طرف سے اس طرح ہے,,امام جعفرصادق بن امام باقر بن علی اوسط المعروف زین العابدین بن امام حسین بن مولیٰ علی شوہر سیدتنا فاطمۃ الزہراء بنت سیدالانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ،،

اس طرح آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے چھٹی پشت میں حضور جان عالم ﷺ سے جاملتا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا اُمِّ فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جوکہ والد کی طرف سے امیر المؤمنین خلیفۂ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی پڑپوتی اور ماں کیطرف سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑنواسی تھیں۔لہذا امام جعفرصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آپکی والدہ ماجدہ سیدہ ام فروہ کے والد کی طرف سے شجرہ نسب یوں ہے,,امام جعفرصادق بن ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اور سیدہ ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کی طرف سے یوں سلسلہ نسب ہے,,امام جعفرصادق بن ام فروہ بن اسماء بنت عبدالرحمٰن بن سیدنا ابوکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اس طرح والدہ کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں جاکر امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔اسی وجہ سے سیدنا امام جعفرصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے:,,لَقَدْ وُلِدْنِیْ اَبُوْبَکْرٍمَرَّتَیْنِ،، میری خاندان ابوبکر میں دومرتبہ ولادت ہوئی۔(شواھد النبوۃ،ص186)

سبحان اللہ! آپ رضی اللہ عنہ خود صادق،آپکے نانا جان صدیق اور جداعلیٰ صادق الامین ﷺ۔

امام جعفرصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے اور عبادت وریاضت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے: میں ایک زمانے تک آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت مبارکہ میں آتا رہا۔میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا آپ نماز پڑھتے ہوئے ملتے یا تلاوت قرآن کرتے ہوئے یا پھر روزہ دار ہوتے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی مقام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی مقام ومرتبہ کا اندازہ اسی سے لگالیں کہ آپ شریعت کے معلم،طریقت کے امام،آئمہ شریعت وطریقت کے استاذ امام الآئمہ کَشْفُ الغُمَّہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت،امام مالک بن انس، یحیٰ بن سعید،ابن جریج ،سفیان ثوری،سفیان بن عیینہ،امام شعبہ اور حضرت ابوایوب سختیانی رضی اللہ عنہم جیسی عظیم شخصیات آپ کے شاگردوں میں شامل

ہیں۔(الصواعق المحرقه ،مصنفه:علامه ابن حجر مکی،ص199،اسماء الرجال ملحقه مشکوۃ المصابیح ،ص2،تفریح الاذکیاء،ج2ص562)

آپ کی عاجزی

آپ رضی الله تعالیٰ عنه عالی نسب ہونے کے باوجود عاجزی کے پیکر تھے۔ایک مرتبہ حضرت سیدنا داؤدطائی رحمة الله تعالیٰ علیه نے امام جعفر صادق رضی الله تعالیٰ عنه کی خدمت میں حاضر ہوکرعرض کی،,,آپ چونکہ اہل بیت میں سے ہیں،اس لئے مجھے کوئی نصیحت فرمائیں،،۔لیکن آپ خاموش رہے۔جب انہوں نے دوبارہ عرض کی کہ,,اہل بیت ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کیلئے ضروری ہے۔،،یہ سن کر امام جعفر صادق رضی الله تعالیٰ عنه نے فرمایا:,,مجھے تو خود یہ خوف لاحق ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے جداعلیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے خود میری پیروی کیوں نہیں کی؟ کیونکہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں بلکہ اعمال صالحہ پر موقوف ہے۔،،یہ سن کر حضرت داؤدطائی رحمة الله تعالیٰ علیه کو رونا آ گیا کہ وہ ہستی جن کے جدامجد سید عالم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،جب انکے خوف خدا کا یہ حال ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں۔(تذکرۃ الاولیاء)

اسی طرح ایک بار آپ نے اپنے غلاموں سے فرمایا:

آؤ!ایک دوسرے سے بیعت اور عہد کریں کہ ہم میں سے جو بھی قیامت کے دن نجات پا جائے باقی سب کی شفاعت کرے۔غلاموں نے عرض کیا:اے ابن رسول(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر)آپ کے دادا جان تو شفیع دو عالم ہیں آپ کو ہماری شفاعت کی کیا حاجت؟

ارشادفرمایا:مجھے اپنے اعمال سے شرم آتی ہے کہ قیامت کے دن دادجان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا۔(مراۃ الکونین ،ص60)

آپ رضی الله عنه کا وصال

آپ رضی الله تعالیٰ عنه کو 68 سال کی عمر میں 15 رجب المرجب سن 148 ھ کسی بدبخت نے زہر دیا جو آپ رضی الله تعالیٰ عنه کی شہادت کا سبب بنا۔آپ ضی الله تعالیٰ عنه کا مزار اقدس جنت البقیع (مدینۃ المنورہ)والدمحترم حضرت سیدنا امام باقر رضی الله تعالیٰ عنه اور آپ کے دادجان امام زین العابدین رضی الله عنه کے پہلو میں ہے۔(شواھد النبوۃ،ص 187،الصواعق المحرقه،ص201۔تفریح الاذکیاء،ج2ص563،مراۃ اکونین،ص62)

آپ کی کرامت

خلیفہ منصور نے ایک رات اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ امام جعفر صادق رضی الله تعالیٰ عنه کو میرے سامنے پیش کرو،تاکہ میں انکو قتل کردوں۔وزیر نے منع کیا کہ دنیا کو خیر آباد کہہ کر جو شخص خلوت نشین (تنہائی میں رہنے والا)ہو گیا ہو اس کو قتل کرنا بالکل درست نہیں۔لیکن خلیفہ نے غضب ناک ہو کر کہا کہ میرے حکم کی تعمیل کرنا تم پر ضروری ہے۔

چنانچہ مجبوراً!جب وزیر حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی الله تعالیٰ عنه کو لینے چلا گیا۔تو منصور نے غلاموں کو ہدایت کردی کہ جب میں اپنے سر سے تاج اتاروں تو تم نے فوراً امام جعفر صادق رضی الله تعالیٰ عنه کو قتل کر دینا ہے لیکن جب آپ رضی الله تعالیٰ عنه تشریف لائے تو آپ کی عظمت وجلال نے خلیفہ کو اس قدر متأثر کیا کہ وہ بے قرار ہو کر آپ رضی الله تعالیٰ عنه کے استقبال کیلئے کھڑا ہو گیا اور نہ صرف آپ کو صدر مقام پر بٹھایا بلکہ خود بھی انتہائی ادب کیساتھ آپ کے سامنے بیٹھ کر آپ کی حاجات اور ضروریات کے متعلق دریافت کرنے لگا۔آپ رضی الله تعالیٰ عنه نے فرمایا کہ میری سب سے اہم حاجت وضرورت یہ ہے کہ آئندہ کبھی مجھے دربار میں طلب نہ کیا جائے تاکہ میری عبادات وریاضات میں خلل واقع نہ ہو۔چانچہ منصور نے وعدہ کر کے عزت واحترام کیساتھ آپ رضی الله تعالیٰ عنه کو رخصت کیا۔لیکن آپ رضی الله تعالیٰ عنه کے رعب ودبدبے کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ تین دن تک مسلسل بے ہوش رہا۔

خلیفہ کی یہ حالت دیکھ کر وزیر اور غلام حیران ہو گئے اور ہوش آنے پر خلیفہ سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ جس وقت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے تو ان کیساتھ اتنا بڑا اژدھا تھا جو اپنے جبڑوں کے درمیان پورے چبوترے کو گھیرے میں لے سکتا تھا اور وہ اپنی زبان میں کہہ رہا تھا ,,اگر تو نے ذرا سی گستاخی کی تو تجھ کو چبوترے سمیت نگل جاؤں گا۔،، چنانچہ اس کی دہشت مجھ پر طاری ہو گئی اور میں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معافی طلب کر لی۔(تذکرۃ الاولیاء،ص8)

22رجب کے کونڈوں کی شرعی حیثیت

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز ہمارے ملک پاکستان میں 22 رجب المرجب کو ٹکیوں، حلوہ پوری یا کھیر وغیرہ پر ہوتی ہے۔ بزرگان دین کی نیاز وغیرہ کیلئے تاریخ و دن کا تعین کرنا شرعی نہیں ہے بلکہ عادی و عرفی ہے، یعنی اپنی سہولت وعرف کے اعتبار سے ہوتی ہے، جس شخص کو جس تاریخ و دن میں سہولت وآسانی ہو وہ نیاز و ایصال ثواب کرسکتا ہے چاہے وہ 22 رجب المرجب ہو یا 15 رجب۔ اسی طرح ایصال ثواب، فاتحہ و نیاز کیلئے کھیر، حلوہ پوری یا کوئی بھی خاص چیز لازم نہیں بلکہ جسمیں آسانی ہو اسی سے ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔ بعض حضرات یہ کہہ کر کونڈوں کو ناجائز کہہ دیتے ہیں کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال شریف 22 رجب المرجب کو نہیں بلکہ 15 رجب المرجب کو ہے، اور 22 رجب المرجب کو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال مبارک ہے، اور روافض 22 رجب المرجب کو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض کی وجہ سے 22 رجب کو آپ کے وصال پر خوشی مناتے ہوئے کونڈے بناتے ہیں لہذا یہ ناجائز ہیں۔

تو عرض ہے کہ روافض جس کیلئے بھی بنائیں ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں ہم صحابیِ رسول، سلطان اسلام، کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مانتے ہیں اور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی، ہم اہلسنت کا مقصد ہرگز کسی پر خوشی یا غم کرنا نہیں ہوتا بلکہ ایصال ثواب ہوتا ہے، اور ایصال ثواب بالکل جائز ہے، لہذا اگر کوئی شخص 22 رجب المرجب کو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں کونڈے نہیں بناتا تو 15 رجب المرجب کو ہی بنالے۔ ہمارا تو مشورہ ہے کہ دونوں بزرگ شخصیات کو ایصال ثواب کا اہتمام ممکن ہو تو 15 اور 22 رجب المرجب دونوں تاریخوں کو کیا جائے، اور اگر دونوں تاریخوں کو ممکن نہ ہو تو 15 رجب کو یا 22 رجب کو اجتماعی ایصال کر لیا جائے، اور چونکہ 22 رجب عوام الناس میں زیادہ رائج ہے لہذا اس تاریخ میں کونڈے کا اہتمام کرنے والوں کو یہ سوچ دی جائے کہ 22 رجب المرجب کو جہاں امام جعفر صادق کو ایصال ثواب کرنا وہیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ایصال ثواب کر دیا جائے، تا کہ کسی طرح کا وسوسہ نہ آئے۔ باقی رہا یہ کہنا کہ 22 رجب المرجب کو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیاز و کونڈے کا حکم فرمایا ہے۔ تو یہ بات بالکل غلط ہے ایسی کوئی بھی مستند روایت نہیں ہے۔ اور اس کیلئے جو ,,داستان عجیب،، کتاب اور اسمیں موجود واقعہ بیان کیا جاتا اس کا کچھ ثبوت نہیں، نہ اس کا کوئی حوالہ نہ سند اور نہ ہی کسی مستند کتاب میں یہ موجود۔ حضرت صدر الشریعہ خاتم الفقہاء استاذ العلماء مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام داستان عجیب ہے اس موقع پر بعض لوگ اسے پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے بلکہ فاتحہ دِلا کر ایصال ثواب کریں۔(بہار شریعت، ج3ح16ص244)

اس کتاب کے بے اصل ومن گھڑت ہونے پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کتاب داستان عجیب کا اصل نام ,,معجزہ ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام،، ہے۔

مذھب اہل سنت وجماعت میں معجزہ صرف نبی کیلئے خاص ہے اور اولیاء کرام سے جو خلاف عادت واقعات صادر ہوتے ہیں انہیں معجزہ نہیں بلکہ کرامت کہا جاتا ہے۔(اسکے نام سے ظاہر ہے کہ یہ روافض کی اختراع ہے)

پھر اسکے نام میں امام رضی اللہ عنہ کے نام کیساتھ ,,علیہ السلام ،لکھا ہے جسکے بارے میں شرح فقہ اکبر میں ہے:

,,ان قول علی علیہ السلام من شعار اھل البدعۃ ،،(شرح فقہ اکبر، ص204)

حضرت علی المرتضیٰ (کے نام کیساتھ) علیہ السلام کہنا اہل بدعت کا شعار (علامت) ہے۔
البتہ اولیاء کرام و آئمہ عظام کیلئے ,,رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،، یا ,,رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ،، کے الفاظ استعمال کرنا مناسب و مستحسن ہیں۔
فتاوٰی حدیثیہ مصنفہ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور درمختار مع ردالمحتار مشہور کتب احناف میں ہے:
وَیَتَرَضّٰی عَنِ الْاَکَابِرِ کَالْمُجْتَهِدِیْنَ وَیَتَرَحَّمُ عَمَّنْ دُوْنَهُمْ....الخ
اکابرین مثلاً مجتہدین کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہے انکے علاوہ اور نیکوں کو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور عوام کو مرحوم و مغفور کہے۔
(فتاوٰی حدیثیہ ،ص192، درمختار مع ردالمحتار، ج5ص659)

پھر اس داستان عجیب میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ کی نیاز و فاتحہ کو کونڈوں (مٹی کے برتنوں) میں دِلانا لکھا ہے یہ بھی بلاوجہ ہے ،گھر کے کسی بھی برتن میں ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے۔اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ گھر کے برتن قابل اطمینان نہیں ہیں تو یہ بھی سراسر غلط ہے۔ہر مسلمان اپنے برتن پاک وصاف رکھتا ہے، بالفرض ناپاک ہوں تو دھو کر پاک کرلیں۔البتہ کورے (نئے) کونڈے منگانے سے یہ مقصود ہو کہ اس پر بھی فاتحہ ہوجائے اور بعد فاتحہ یہ گھر میں کام آجائیں مثلاً کھانے پینے میں تو یہ نیت مستحسن (اچھی) ہے۔یا یہ نیت ہو کہ بعد فاتحہ یہ کسی غریب و مستحق کو صدقہ کردیئے جائیں تو یہ بھی اچھا ہے۔لیکن اگر یہ خیال ہو کہ اب یہ متبرک ہوگئے لہذا کسی کام میں لانا بے ادبی ہے اور اسی خیال پر انہیں دریا۔۔یا۔۔نہر میں ٹھنڈا کرنا ضروری ہے تو یہ سراسر جہالت وحماقت اور مال کو ضائع کرنا ہے جو کہ ناجائز وحرام ہے۔اس خیال والے حضرات سچے ہیں تو اس فاتحہ میں استعمال ہونے والے کڑھائی کے کپڑے اس لنگر و نیاز کے اوپر ڈالے جاتے ہیں اور جن برتنوں میں یہ نیاز پکائی جاتی ہے انہیں کیوں نہیں دریا میں ڈالتے؟ بلکہ اس سے بڑھ کر وہ برتن جن میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داداجان امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ اور انکے والد گرامی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم بلکہ سید عالم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز دلائی جاتی ہے یقیناً وہ ان کونڈوں سے زیادہ افضل واعلیٰ ومتبرک ہیں انہیں کیوں نہیں دریا یا نہر وغیرہ میں ٹھنڈا کیا جاتا؟ لہذا یہ خیال سرے سے باطل وفضول ہے۔اس موقع پر ایک یہ بھی قباحت پائی جاتی ہے کہ جہاں فاتحہ دلائی گئی وہیں کھاتے ہیں گھر کی چاردیواری سے باہر لے جانے کو برا جانتے ہیں۔حضرت صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ماہ رجب میں حضرت جلال بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کونڈے ہوتے ہیں کہ چاول یا کھیر پکوا کر کونڈوں میں بھرتے ہیں اور فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔ہاں! ایک بات مذموم (بری) ہے وہ یہ کہ جہاں کونڈے بھرے جاتے ہیں وہیں کھلاتے ہیں وہاں سے ہٹتے نہیں یہ ایک لغو (فضول) حرکت ہے، مگر یہ جاہلوں کا طریقِ عمل ہے پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی نہیں۔اسی طرح ماہ رجب میں حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصال ثواب کرنے کیلئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز ہے مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعض لوگوں نے پابندی لگارکھی ہے یہ پابندی بے جا ہے۔(بہار شریعت، ج3ح16ص244)

صِدْقِ صادق کا تَصَدُّق صادِقُ الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

شعر کا مفہوم: یااللہ! تجھے سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ,,صدق،، (سچائی) کا واسطہ مجھے ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور امام موسیٰ کاظم (امام جعفر صادق کے بیٹے) اور امام علی رضا (امام جعفر صادق کے پوتے) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صدقے مجھ سے بغیر غضب فرمائے راضی ہوجا۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خادم العلم والعلماء: ابوحمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر
رابطہ نمبر: 0304.5845090 واٹس ایپ نمبر: 0313.7013113